تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے ہمارا معبود نہ دیکھے نہ سُنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمھارے معبود کو مُردے کے زندہ کر دینے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لے آئیں۔
انھوں نے کہا کہ ہمارا معبود ہر شئے پر قادر ہے بادشاہ نے ایک دہقان کے لڑکے کو منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہو گئے تھے اور جسم خراب ہو چکا تھا بدبو پھیل رہی تھی اُن کی دُعا سے اللہ تعالیٰ نے اس
کو زندہ کیا اور وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک مرا تھا مجھ کو جہنم کے سات وادیوں میں داخل کیا گیا میں تمھیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان وہ ہے ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان کے
دروازے کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے بادشاہ نے کہا کون تین اُس نے کہا ایک شمعون اور دو یہ بادشاہ کو تعجب ہوا جب شمعون نے دیکھا کہ اس کی بات بادشاہ
پر اثر کر گئی تو اُس نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور اس کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ لوگ ایمان نہ لائے اور عذاب الٰہی سے ہلاک کیے گئے۔

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ

ف۲۶ اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمھیں پلٹنا ہے ف۲۷ کیا اللہ کے

مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ

سوا اور خدا ٹھہراؤں ف۲۸ کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے

شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ

اور نہ وہ مجھے بچا سکیں بیشک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ف۲۹ مقرر میں تمھارے ربّ

فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

پر ایمان لایا تو میری سنو ف۳۰ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو ف۳۱ کہا کسی طرح میری قوم جانتی

بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى

جیسی میرے ربّ نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ف۳۲ اور ہم نے اس کے بعد اس کی

قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ

قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اُتارا ف۳۳ اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر اُتارنا تھا وہ تو

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى

بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ف۳۴ اور کہا گیا کہ ہائے افسوس

الْعِبَادِ ڬ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ

ان بندوں پر ف۳۵ جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں کیا انھوں

يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾

نے نہ دیکھا ف۳۶ ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب انکی طرف پلٹنے والے نہیں ف۳۷

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ښ

اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے ف۳۸ اور ان کے لیے ایک نشانی مُردہ زمین ہے

اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ

ف۳۹ ہم نے اُسے زندہ کیا ف۴۰ اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں ف۴۱ باغ

ف۱۶ یعنی دو حواری وہب نے کہا کہ ان کے نام یوحنا اور بولس تھے اور کعب کا قول ہے کہ صادق و صدوق۔
ف۱۷ یعنی شمعون سے تقویت اور تائید پہنچائی۔
ف۱۸ یعنی تینوں فرستادوں نے
ف۱۹ ادلہ واضحہ کے ساتھ اور وہ اندھوں اور بیماروں کو اچھا کرتا اور مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔
ف۲۰ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی۔
ف۲۱ اپنے دین کی تبلیغ سے۔
ف۲۲ یعنی تمھارا کفر۔ ف۲۳ اور تمھیں اسلام کی دعوت دی گئی۔
ف۲۴ ضلال و طغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے۔
ف۲۵ یعنی حبیب نجار جو پہاڑ کے غار میں مصروف عبادت الٰہی تھا جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں کی تکذیب کی۔
ف۲۶ حبیب نجار کی یہ گفتگو سن کر قوم نے کہا کہ کیا تو ان کے دین پر ہے اور تو اُن کے معبود پر ایمان لے آیا اس کے جواب میں حبیب نجار نے کہا
ف۲۷ یعنی ابتدائے ہستی سے جس کی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رجوع کرنا ہے اس مالک حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنی اور اس کی نسبت اعتراض کیسا ہر شخص اپنے وجود پر نظر کر کے اس کے حق نعمت و احسان کو پہچان سکتا ہے۔
ف۲۸ یعنی کیا بتوں کو معبود بناؤں۔
ف۲۹ جب حبیب نجار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا قبر اُن کی انطاکیہ میں ہے جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو اُنھوں نے حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کر کے یہ کہا۔
ف۳۰ یعنی میرے ایمان کے شاہد رہو جب وہ قتل ہو چکے تو بطریق اکرام
ف۳۱ جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں۔
ف۳۲ حبیب نجار نے یہ تمنا کی کہ ان کی قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب کی مغفرت کی اور اکرام فرمایا تاکہ قوم کو مرسلین کے دین کی طرف رغبت ہو جب حبیب قتل کر دیئے گئے تو اللہ رب العزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور اُن کی عقوبت و سزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی حضرت جبریل کو حکم ہوا اور ان کی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مر گئے چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے ف۳۳ اس قوم کی ہلاکت کے لیے ف۳۴ فنا ہو گئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے ف۳۵ ان پر اور ان کی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تکذیب کر کے ہلاک ہوئے ف۳۶ یعنی اہل مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ ف۳۷ یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے نہیں کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔
ف۳۸ یعنی تمام اُمتیں روز قیامت ہمارے حضور حساب کے لیے موقف میں حاضر کی جائیں گی ف۳۹ جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مُردہ کو زندہ فرمائے گا۔ ف۴۰ پانی برسا کر ف۴۱ یعنی زمین میں۔

مِنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ

بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں

ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ

سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں تو کیا حق نہ مانیں گے ف۴۲ پاکی ہے اُسے جس نے سب

الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا

جوڑے بنائے ف۴۳ ان چیزوں سے جنھیں زمین اُگاتی ہے ف۴۴ اور خود ان سے ف۴۵ اور ان چیزوں سے

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

جن کی انھیں خبر نہیں ف۴۶ اور اُن کے لیے ایک نشانی ف۴۷ رات ہے ہم اس سے دن کھینچ لیتے ہیں ف۴۸ جبھی وہ اندھیرے

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ

میں ہیں۔ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے ف۴۹ یہ حکم ہے زبردست علم والے کا ف۵۰ اور چاند کے

قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ

لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں ف۵۱ یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال ف۵۲ سُورج کو نہیں پہنچتا

يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ

کہ چاند کو پکڑ لے ف۵۳ اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے ف۵۴ اور ہر ایک ایک

فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ

گھیرے میں پیر رہا ہے اور اُن کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ انھیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم

الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ ۙ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ

نے بھری کشتی میں سوار کیا ف۵۵ اور اُن کے لیے ویسی ہی کشتیاں بنا دیں جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو انھیں ڈبو دیں

فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ ۙ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾

ف۵۶ تو نہ کوئی اُن کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت تک برتنے دینا

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

ف۵۷ اور جب اُن سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم اس سے جو تمھارے سامنے ہے ف۵۸ اور جو تمھارے پیچھے آنے والا ہے ف۵۹ اس امید پر کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر

ف۴۲ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا نہ لائیں گے ف۴۳ یعنی اصناف و اقسام ف۴۴ غلے پھل وغیرہ ف۴۵ اولاد ذکور و اناث ف۴۶ برّ و بحر کی عجیب و غریب مخلوقات میں سے جس کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے۔

ف۴۷ ہماری قدرت عظیمہ پر دلالت کرنے والی۔

ف۴۸ تو بالکل تاریک رہ جاتی ہے جس طرح کالے بھجن کے حبشی کا سفید لباس اُتار لیا جائے تو پھر وہ سیاہ ہی سیاہ رہ جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اس کے لیے ایک سفید لباس کی طرح ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ لباس اُتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصلی حالت میں تاریک رہ جاتی ہے

ف۴۹ یعنی جہاں تک اس کی سیر کی نہایت مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روز قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہیگا یا یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دُور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اس کا مستقر ہے۔

ف۵۰ اور یہ نشانی ہے جو اس کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ پر دلالت کرتی ہے۔

ف۵۱ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا اور پوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس ہو تو ایک شب چھپتا ہے اور جب اپنے آخر منازل میں پہنچتا ہے تو باریک اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہو جاتا ہے۔

ف۵۲ جو سوکھ کر پتلی اور خمیدہ اور زرد ہو گئی ہو۔

ف۵۳ یعنی شب میں جو اس کے ظہور شوکت کا وقت ہے اس کے ساتھ جمع ہو کر اس کے نور کو مغلوب کرے کیونکہ سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہور شوکت کے لیے ایک وقت مقرر ہے سُورج کے لیے دن اور چاند کے لیئے رات۔

ف۵۴ کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے آ جائے ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں معین حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی ان میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا اور نیّرین یعنی آفتاب و ماہتاب میں سے کوئی دوسرے کے حدود شوکت میں داخل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکے نہ ماہتاب دن میں۔

ف۵۵ جو سامان اسباب وغیرہ سے بھری ہوئی تھی مراد اس سے کشتی نوح ہے جس میں ان کے پہلے اجداد سوار کیے گئے تھے اور یہ اور ان کی ذریتیں ان کی پشت میں تھیں ف۵۶ باوجود کشتیوں کے ف۵۷ جو ان کی زندگانی کے لیے مقرر فرمایا ہے ف۵۸ یعنی عذاب دنیا ف۵۹ یعنی عذاب آخرت۔

وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾

اور جب کبھی ان کے ربّ کی نشانیوں سے کوئی نشانی اُن کے پاس آتی ہے تو اس سے مُنہ پھیر لیتے ہیں ف۶۰

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ

اور جب اُن سے فرمایا جائے اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے لیے کہتے ہیں کہ کیا

اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ

ہم اُسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا ف۶۱ تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی

مُّبِیْنٍ ﴿۴۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۸﴾ مَا

میں اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۶۲ اگر تم سچے ہو ف۶۳ راہ

یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا

نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۶۴ کہ انھیں آلے گی جب وہ دُنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہونگے ف۶۵ تو نہ

یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ

وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں ف۶۶ اور پھونکا جائیگا صور

فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ

ف۶۷ جبھی وہ قبروں سے ف۶۸ اپنے ربّ کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی

بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ٜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا ف۶۹ یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

ف۷۰ وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ ف۷۱ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے ف۷۲

فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـا وَّ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمھیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ

بے شک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں ف۷۳ وہ اور اُن کی بیبیاں

ف۶۰ یعنی ان کا دستور اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ وہ ہر آیت و موعظت سے اعراض و روگردانی کیا کرتے ہیں ف۶۱ شانِ نزول یہ آیت کفّارِ قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے مالوں کا وہ حصّہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعم خود اللہ تعالیٰ کے لیے نکالا ہے اس پر انھوں نے کہا کہ کیا ہم اُن کو کھلائیں جنھیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا۔ مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو اُنھیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا یہ بات انھوں نے بخیلی اور کنجوسی سے بطورِ تمسخر کے کہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا دار الامتحان ہے فقیری اور امیری دونوں آزمائشیں ہیں، فقیر کی آزمائش صبر سے اور غنی کی انفاق فی سبیل اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب اُن سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ محتاج کرے ہم کھلائیں۔

ف۶۲ بعث و قیامت کا۔

ف۶۳ اپنے دعوے میں ان کا یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے تھا اللہ تعالیٰ ان کے حق میں فرماتا ہے۔

ف۶۴ یعنی صور کے پہلے نفخہ کی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔

ف۶۵ خرید و فروخت میں اور کھانے پینے میں اور بازاروں اور مجلسوں میں دُنیا کے کاموں میں کہ اچانک قیامت قائم ہو جائیگی حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خریدار اور بائع کے درمیان کپڑا پھیلا ہوگا نہ سودا تمام ہونے پائے گا نہ کپڑا لپیٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے اور وہ کام ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ انھیں خود پورا کر سکیں گے نہ کسی دوسرے سے پورا کرنے کو کہہ سکیں گے اور جو گھر سے باہر گئے ہیں وہ واپس نہ آسکیں گے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

ف۶۶ وہیں مر جائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دے گی

ف۶۷ دوسری مرتبہ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مُردوں کے اٹھانے کے لیے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا

ف۶۸ زندہ ہو کر۔

ف۶۹ یہ مقولہ کفار کا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لیے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان اُن سے عذاب اُٹھا دے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اُٹھائے جائیں گے اور احوال قیامت دیکھیں گے تو اس طرح چیخ اُٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلہ میں عذابِ قبر انھیں سہل معلوم ہوگا اس لیے وہ ویل و افسوس پکار اُٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے ف۷۰ اور اس وقت کا اقرار اُنھیں کچھ نافع نہ ہوگا ف۷۱ یعنی نفخۂ اخیرہ ایک ہولناک آواز ہوگی ف۷۲ حساب کے لیے پھر اُن سے کہا جائے گا ف۷۳ طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت جنّتی نہروں کے کنارے بہشتی اشجار کی دل نواز فضائیں طرب انگیز نغمات حسینانِ جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے التذاذ یہ ان کے شغل ہوں گے۔

فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا

سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے اُن کے لیے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے

یَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ وَ امْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا

ہے اس میں جو مانگیں ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا ف۷۴ اور آج الگ پھٹ جاؤ اے

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ

مجرمو ف۷۵ اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا ف۷۶ کہ شیطان کو نہ پوجنا ف۷۷

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور میری بندگی کرنا ف۷۸ یہ سیدھی راہ ہے

وَ لَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِیْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ

اور بے شک اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی ف۷۹ یہ ہے وہ

جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾

جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

آج ہم اُن کے مونہوں پر مہر کر دیں گے ف۸۰ اور اُن کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور اُن کے پاؤں اُن کے

كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤی اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

کیے کی گواہی دیں گے ف۸۱ اور اگر ہم چاہتے تو اُن کی آنکھیں مٹا دیتے ف۸۲ پھر لپک کر رستہ کی طرف جاتے

فَاَنّٰى یُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

تو انہیں کچھ نہ سوجھتا ف۸۳ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے ف۸۴ نہ آگے بڑھ

مُضِیًّا وَّ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾

سکتے نہ پیچھے لوٹتے ف۸۵ اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اُسے پیدائش میں الٹا پھیریں ف۸۶ تو کیا سمجھتے

وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶۹﴾

نہیں ف۸۷ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا ف۸۸ اور نہ وہ اُن کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن ف۸۹

ف۷۴ یعنی اللہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے ملائکہ اہل جنت کے پاس ہر دروازے سے آکر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام
ف۷۵ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے اُس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ پھٹ جاؤ مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں ف۷۶ اپنے انبیاء کی معرفت ف۷۷ اُس کی فرمانبرداری نہ کرنا ف۷۸ اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا ف۷۹ کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو ان سے کہا جائے گا ف۸۰ کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک نہ تھے ہم نے رسولوں کو جھٹلایا ف۸۱ اُن کے اعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ اُن سے صادر ہوا ہے سب بیان کر دیں گے۔

ف۸۲ کہ نشان بھی باقی نہ رہتا اس طرح کا اندھا کر دیتے۔
ف۸۳ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے نعمت بصر اُن کے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں۔
ف۸۴ اور انھیں بندر یا سور بنا دیتے۔
ف۸۵ اور ان کے جرم اس کے مستدعی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسب اقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور ان کے لیے مہلت رکھی۔
ف۸۶ کہ وہ بچپن کے سے ضعف و ناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دم بدم اس کی طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے۔
ف۸۷ کہ جو احوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف و ناتوانی اور صغر جسم و نادانی کے بعد شباب کی قوتیں و توانائی اور جسم قوی و دانائی عطا فرماتا ہے اور پھر کبر سن اور آخر عمر میں اس قوی ہیکل جوان کو دبلا اور حقیر کر دیتا ہے اب وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں نشست برخاست میں مجبوریاں درپیش ہیں عقل کام نہیں کرتی بات یاد نہیں رہتی عزیز و اقارب کو پہچان نہیں سکتا جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ آنکھیں دینے کے بعد انھیں مٹا دے اور اچھی صورتیں عطا کرنے کے بعد ان کو مسخ کر دے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کر دے۔
ف۸۸ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپکو شعر گوئی کا ملکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیم شعر نہیں ہے اور شعر سے کلام کاذب مراد ہے خواہ موزوں ہو یا غیر موزوں اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم اوّلین و آخرین تعلیم فرمائے گئے جن سے کشف حقائق ہوتا ہے اور آپ کے معلومات واقعی و نفس الامری ہیں کذب شعری نہیں جو حقیقت میں جہل ہے وہ آپ کی شان کے لائق نہیں اور آپ کا دامن تقدس اس سے پاک ہے اس میں شعر بمعنی کلام موزوں کے جاننے اور اس کے صحیح و سقیم جید و ردّی کو پہچاننے کی نفی نہیں علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طعن کرنے والوں کے لیے یہ آیت کسی طرح سند نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے حضور کو علوم کائنات عطا فرمائے اسکے انکار میں اس آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے شان نزول کفار قریش نے کہا تھا کہ محمد (مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے اس سے اُن کی مراد یہ تھی کہ (معاذ اللہ) یہ کلام کاذب ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں اُن کا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ اسی کا اس آیت میں رد فرمایا گیا کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی اکاذیب پر مشتمل نہیں کفار قریش زبان سے ایسے بدذوق اور نظم عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیتے اور کلام پاک کو شعر عروضی بتا بیٹھتے اور کلام کا محض وزن عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اس پر اعتراض کیا جا سکے اس سے ثابت ہو گیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلام کاذب تھی (مدارک و جمل و روح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معمّے اور اجمال کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا جس میں مراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب اُٹھ جائیں اور علوم روشن ہو جائیں چونکہ شعر لغز و توریہ اور رمز و اجمال کا محل ہوتا ہے اس لیے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرما دیا ف۸۹ صاف صریح حق و ہدایت کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام علوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلام کاذب چہ نسبت خاک را با عالم پاک (الکبریت الاحمر للشیخ الاکبر)

ف۹۰ دل زندہ رکھتا ہو کلام و خطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے ف۹۱ یعنی حجت عذاب قائم ہو جائے ف۹۲ یعنی مسخر و زیر حکم کر دیا ف۹۳ اور فائدے ہیں کہ ان کی کھالوں بالوں اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہیں ف۹۴ دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی مٹھا وغیرہ ف۹۵ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ف۹۶ یعنی بتوں کو پوجنے لگے ف۹۷ اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں ف۹۸ کیونکہ جماد بے جان بے قدرت بے شعور ہیں ف۹۹ یعنی کافروں کے ساتھ ان کے بُت بھی گرفتار کر کے حاضر کیے جائیں گے اور سب جہنم میں داخل ہوں گے بت بھی اور ان کے پجاری بھی۔

لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا وَّ یَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا

کہ اُسے ڈرائے جو زندہ ہو ف۹۰ اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے ف۹۱ اور کیا انہوں

اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ

نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے اُن کے لیے پیدا کیے تو یہ اُن کے مالک ہیں اور

ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ

اُنہیں اُن کے لیے نرم کر دیا ف۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں اور اُن کے لیے اُن میں کئی طرح کے

وَ مَشَارِبُؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

نفع ف۹۳ اور پینے کی چیزیں ہیں ف۹۴ تو کیا شکر نہ کریں گے ف۹۵ اور اُنہوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے ف۹۶ کہ

یُنْصَرُوْنَؕ ﴿۷۴﴾ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْۙ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾

شاید اُن کی مدد ہو ف۹۷ وہ اُن کی مدد نہیں کر سکتے ف۹۸ اور وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے ف۹۹

فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَ لَمْ یَرَ

تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو ف۱۰۰ بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں ف۱۰۱ اور کیا آدمی نے

الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ ضَرَبَ

نہ دیکھا کہ ہم نے اُسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے ف۱۰۲ اور ہمارے لیے

لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِیَ خَلْقَهٗؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَ هِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ

کہاوت کہتا ہے ف۱۰۳ اور اپنی پیدائش بھول گیا ف۱۰۴ بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل

یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُۙ ﴿۷۹﴾ الَّذِیْ

گل گئیں تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اُسے ہر پیدائش کا علم ہے ف۱۰۵ جس نے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ لَیْسَ

تمہارے لیے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو ف۱۰۶ اور کیا وہ جس

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْؕ بَلٰىۗ وَ

نے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا ف۱۰۷ کیوں نہیں ف۱۰۸ اور

ف۱۰۰ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب و انکار سے اور اُن کی ایذاؤں اور جفا کاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں۔

ف۱۰۱ ہم انہیں اُن کے کردار کی جزا دیں گے۔

ف۱۰۲ شانِ نزول یہ آیت عاص بن وائل یا ابوجہل اور بقول مشہور ابی بن خلف جمحی کے حق میں نازل ہوئی جو انکار بعث میں یعنی مرنے کے بعد اُٹھنے کے انکار میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اور اس کو توڑتا جاتا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں اور تجھے بھی مرنے کے بعد اُٹھائیگا اور جہنم میں داخل فرمائیگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتداءً میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے اس میں جان ڈالی انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آ گیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادر برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے۔

ف۱۰۳ یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بناتا ہے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہو گی۔

ف۱۰۴ کہ قطرۂ منی سے پیدا کیا گیا ہے۔

ف۱۰۵ پہلی کا بھی اور موت کے بعد والی کا بھی۔

ف۱۰۶ عرب میں دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک کا نام مرخ ہے دوسرے کا عفار ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے اس میں قدرت کی کیسی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے جس قادر مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثار قدرت دیکھ کر جاہلانہ و معاندانہ انکار کرنا ہے ف۱۰۷ یا انہیں کو بعد موت زندہ نہیں کر سکتا ف۱۰۸ بیشک وہ اس پر قادر ہے

ف۱۰۹ کہ پیدا کرے ف۱۱۰ یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے ف۱۱۱ آخرت میں۔

ف۱ سورہ والصّٰفّٰت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہیں ف۲ اس آیت میں اللّٰہ تبارک و تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی چند

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

وہی ہے بڑا پیدا کرنیوالا سب کچھ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے ف۱۰۹ تو اس سے فرمائے

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ف۱۱۰ تو پاکی ہے اُسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱۱۱

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ صٰفّٰت مکیہ ہے اور اس میں اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ

قسم ان کی باقاعدہ صف باندھیں ف۲ پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں ف۳ پھر اُن کی جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بیشک تمہارا معبود

لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾

ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا ف۴

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۵ تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا۔ اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش

مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾

سے ف۶ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے ف۷ اور اُن پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے ف۸

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ

انھیں بھگانے کو اور اُن کیلئے ف۹ ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اُچک لے چلا ف۱۰ تو روشن

شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا

انگار اس کے پیچھے لگا ف۱۱ تو اُن سے پوچھو ف۱۲ کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور

خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا

فرشتوں وغیرہ کی ف۱۳ بیشک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا ف۱۴ بلکہ تمہیں اچنبھا آیا ف۱۵ اور وہ ہنسی کرتے ہیں ف۱۶ اور سمجھائے

لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

نہیں سمجھتے اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں ف۱۷ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر کھلا

گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماء دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھ کر مصروف عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ جو راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے مقابل ہوتے ہیں (مدارک)

ف۳ یعنی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اس کو حکم دے کر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔

ف۴ یعنی آسمان اور زمین اور ان کی درمیانی کائنات اور تمام حدود و جہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحق عبادت ہو سکتا ہے لہٰذا وہ شریک سے منزہ ہے۔

ف۵ جو زمین کے بہ نسبت اور آسمانوں سے قریب تر ہے۔

ف۶ یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کریں تو فرشتے شہاب مار کر ان کو دفع کر دیں لہٰذا شیاطین آسمان پر نہیں جا سکتے اور۔

ف۷ اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے۔

ف۸ انگاروں کی جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں۔

ف۹ آخرت میں۔

ف۱۰ یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کبھی لے بھاگا۔

ف۱۱ کہ اُسے جلائے اور ایذا پہنچائے۔

ف۱۲ یعنی کفار مکہ سے۔

ف۱۳ تو جس قادر برحق کو آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کر دینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہو سکتا ہے۔

ف۱۴ یہ ان کے ضعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے جو کوئی شدت و قوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور برہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی ان کا مادہ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور غایت یہ ہے کہ مٹی ہو جانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں ناممکن جانتے ہیں مادہ موجود صانع موجود پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہو سکتی ہے۔

ف۱۵ ان کے تکذیب کرنے سے کہ ایسے واضح الدلالۃ آیات و بینات کے باوجود وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں ف۱۶ آپ سے اور آپکے تعجب سے یا مرنے کے بعد اُٹھنے سے ف۱۷ مثل شق قمر وغیرہ کے۔

مُّبِيۡنٌ ۚ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ﴿۱۶﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا

جادو کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے

الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ﴿۱۷﴾ قُلۡ نَعَمۡ وَاَنۡتُمۡ دَاخِرُوۡنَ ۚ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِىَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ

باپ دادا بھی ف۱۸ تم فرماؤ ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ ف۱۹ تو ایک ہی جھڑک ہے ف۲۰

فَاِذَا هُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوۡا يٰوَيۡلَنَا هٰذَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوۡمُ

جبھی وہ ف۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے ف۲۲ یہ ہے وہ فیصلہ

الۡفَصۡلِ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۱﴾ اُحۡشُرُوا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا وَ

کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے ف۲۳ ہانکو ظالموں اور ان کے

اَزۡوَاجَهُمۡ وَمَا كَانُوۡا يَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲۲﴾ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَاهۡدُوۡهُمۡ اِلٰى صِرَاطِ

جوڑوں کو ف۲۴ اور جو کچھ وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو راہ دوزخ

الۡجَحِيۡمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ مَّسۡئُوۡلُوۡنَ ۙ﴿۲۴﴾ مَا لَـكُمۡ لَا تَنَاصَرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ بَلۡ

کی طرف اور انھیں ٹھہراؤ ف۲۵ اور اُن سے پوچھنا ہے ف۲۶ تمھیں کیا ہُوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے

هُمُ الۡيَوۡمَ مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۲۷﴾

ف۲۷ بلکہ وہ آج گردن ڈالے ہیں ف۲۸ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے

قَالُوۡۤا اِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَاۡتُوۡنَنَا عَنِ الۡيَمِيۡنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوۡا بَلْ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا

بولے ف۲۹ تم ہمارے دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے ف۳۰ جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے

مُؤۡمِنِيۡنَ ۚ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ ۚ بَلۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا

ف۳۱ اور ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۳۲ بلکہ تم سرکش لوگ

طٰغِيۡنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيۡنَا قَوۡلُ رَبِّنَاۤ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوۡنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغۡوَيۡنٰكُمۡ اِنَّا

تھے تو ثابت ہو گئی ہم پر ہمارے ربّ کی بات ف۳۳ ہمیں ضرور چکھنا ہے ف۳۴ تو ہم نے تمھیں گمراہ کیا کہ ہم

كُنَّا غٰوِيۡنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمۡ يَوۡمَئِذٍ فِى الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

خود گمراہ تھے تو اُس دن ف۳۵ وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں ف۳۶ مجرموں کے ساتھ ہم

ف۱۸ جو ہم سے زمانہ میں مقدم ہیں کفار کے نزدیک ان کے باپ دادا کا زندہ کیا جانا خود اُن کے زندہ کیے جانے سے زیادہ بعید تھا۔ اس لیے اُنھوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ ف۱۹ یعنی بعث۔

ف۲۰ ایک ہی ہولناک آواز ہے نفخۂ ثانیہ کی۔

ف۲۱ زندہ ہو کر اپنے افعال اور پیش آنے والے احوال۔

ف۲۲ یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے۔

ف۲۳ دنیا میں اور فرشتوں کو حکم دیا جائیگا۔

ف۲۴ ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد اُن کے شیاطین جو دُنیا میں اُن کے جلیس و قرین رہتے تھے ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائیگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اشباہ و امثال ہیں یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائیگا بت پرست بت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ وعلیٰ ہذا القیاس۔

ف۲۵ صراط کے پاس۔

ف۲۶ حدیث شریف میں ہے کہ روزِ قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکیگا جب تک چار باتیں اُس سے نہ پوچھ لی جائیں ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا چوتھے اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔

ف۲۷ یہ ان سے جہنم کے خازن بطریق توبیخ کہیں گے کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی امداد پر بہت غرّہ رکھتے تھے آج دیکھو کیسے عاجز ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

ف۲۸ عاجز و ذلیل ہو کر۔

ف۲۹ اپنے سرداروں سے جو دنیا میں بہکاتے تھے۔

ف۳۰ یعنی بزورِ قوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے تھے اس پر کفار کے سردار کہیں گے اور۔

ف۳۱ پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے باختیار خود اعراض کر چکے تھے۔

ف۳۲ کہ ہم تمھیں اپنے اتباع پر مجبور کرتے۔

ف۳۳ جو اس نے فرمائی کہ میں ضرور جہنم کو جنّوں اور انسانوں سے بھر دونگا لہٰذا۔

ف۳۴ اس کا عذاب گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی۔

ف۳۵ یعنی روزِ قیامت ف۳۶ گمراہ بھی اور ان کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے۔

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ایسا ہی کرتے ہیں بیشک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں

یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾

تو اونچی کھینچتے تھے ف۳۷ اور کہتے تھے کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے ف۳۸

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ

بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی ف۳۹ بے شک تمھیں ضرور دُکھ کی مار چکھنی

الْاَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ وَ مَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ

ہے تو تمھیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا ف۴۰ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے

الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

بندے ہیں ف۴۱ اُن کے لیے وہ روزی ہے جو ہمارے علم میں ہے میوے ف۴۲ اور ان کی عزت ہوگی

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۴﴾ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ

چین کے باغوں میں تختوں پر ہوں گے آمنے سامنے ف۴۳ ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب

مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۴۵﴾ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ

کے جام کا ف۴۴ سفید رنگ ف۴۵ پینے والوں کے لیے لذت ف۴۶ نہ اس میں خمار ہے ف۴۷ اور نہ اس سے

عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ

انکا سر پھرے ف۴۸ اور ان کے پاس ہیں جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی ف۴۹ بڑی آنکھوں والیاں

مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآىِٕلٌ

گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے ف۵۰ تو اُن میں ف۵۱ ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ف۵۲ ان میں سے کہنے والا

مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ﴿۵۱﴾ یَّقُوْلُ اَىِٕنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ﴿۵۲﴾

بولا میرا ایک ہم نشین تھا ف۵۳ مجھ سے کہا کرتا کیا تم اسے سچ مانتے ہو ف۵۴

ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ

کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا سزا دی جائے گی ف۵۵ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے

ف۳۷ اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے۔

ف۳۸ یعنی سید عالم حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے۔

ف۳۹ دین و توحید و نفی شرک میں۔

ف۴۰ اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں کر آئے ہو۔

ف۴۱ ایمان اور اخلاص والے۔

ف۴۲ اور نفیس و لذیذ نعمتیں خوش ذائقہ، خوشبودار خوش منظر۔

ف۴۳ ایک دوسرے سے مانوس اور مسرور۔

ف۴۴ جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہوں گی۔

ف۴۵ دودھ سے بھی زیادہ سفید۔

ف۴۶ بخلاف دُنیا کی شراب کے جو بدبودار اور بدذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اس کو پیتے وقت منہ بگاڑ بگاڑ لیتا ہے۔

ف۴۷ جس سے عقل میں خلل آئے۔

ف۴۸ بخلاف دُنیا کی شراب کے جس میں بہت سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے طبیعت مالش کرتی ہے قے آتی ہے سر چکراتا ہے عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔

ف۴۹ کہ اس کے نزدیک اس کا شوہر ہی صاحبِ حسن اور پیارا ہے۔

ف۵۰ گرد و غبار سے پاک صاف دل کش رنگ۔

ف۵۱ یعنی اہلِ جنت میں سے۔

ف۵۲ کہ دنیا میں کیا حالات و واقعات پیش آئے۔

ف۵۳ دنیا میں جو مرنے کے بعد اُٹھنے کا منکر تھا اور اس کی نسبت طنز کے طریقہ پر۔

ف۵۴ یعنی مرنے کے بعد اُٹھنے کو۔

ف۵۵ اور ہم سے حساب لیا جائے گا یہ بیان کرکے اس جنتی نے اپنے جنتی دوستوں سے۔

مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ

ف۵۶ پھر جھانکا تو اُسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا ف۵۷ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ

كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا

تو مجھے ہلاک کر دے ف۵۸ اور میرا رب فضل نہ کرے ف۵۹ تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ف۶۰ تو کیا ہمیں

نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا

مرنا نہیں مگر ہماری پہلی موت ف۶۱ اور ہم پر عذاب نہ ہوگا ف۶۲ بیشک یہی

لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَیْرٌ

بڑی کامیابی ہے ایسی ہی بات کے لیے کامیوں کو کام کرنا چاہیئے تو یہ مہمانی بھلی ف۶۳

نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ

یا تھوہڑ کا پیڑ ف۶۴ بیشک ہم نے اُسے ظالموں کی جانچ کیا ہے ف۶۵ بیشک وہ ایک

تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾

پیڑ ہے کہ جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے ف۶۶ اس کا شگوفہ جیسے دیووں کے سر ف۶۷

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ

پھر بیشک وہ اس میں سے کھائیں گے ف۶۸ پھر اس سے پیٹ بھریں گے پھر بیشک اُن کے لیے

عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَی الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾

اس پر کھولتے پانی کی ملونی ہے ف۶۹ پھر ان کی بازگشت ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے ف۷۰

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰۤی اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ

بیشک انھوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے تو وہ انھیں کے نشان قدم پر دوڑے جاتے ہیں ف۷۱ اور بیشک

ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾

ان سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے ف۷۲ اور بیشک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے ف۷۳

فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾

تو دیکھو ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا ف۷۴ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۷۵

ف۵۶ کہ میرے اس ہم نشین کا جہنم میں کیا حال ہے۔
ف۵۷ کہ عذاب کے اندر گرفتار ہے تو اس جنتی نے اس سے۔
ف۵۸ راہ راست سے بہکا کر۔
ف۵۹ اور اپنے رحمت و کرم سے مجھے تیرے اغوا سے محفوظ نہ رکھتا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق نہ دیتا۔
ف۶۰ تیرے ساتھ جہنم میں اور جب موت ذبح کر دی جائیگی تو اہلِ جنت فرشتوں سے کہیں گے۔
ف۶۱ وہی جو دنیا میں ہو چکی۔
ف۶۲ فرشتے کہیں گے نہیں اور اہلِ جنت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ تلذذ اور دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اس کی نعمت کا ذکر کرنے کے لیے ہے اور اس ذکر سے انھیں سرور حاصل ہوگا۔
ف۶۳ یعنی جنتی نعمتیں اور لذتیں اور وہاں کے نفیس و لطیف ماکل و مشارب اور دائمی عیش اور بے نہایت راحت و سرور۔
ف۶۴ نہایت تلخ انتہا کا بدبودار اور حد درجہ کا بدمزہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی میزبانی کی جائے گی اور ان کو اس کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا۔
ف۶۵ کہ دنیا میں کافر اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ درختوں کو جلا ڈالتی ہے تو آگ میں درخت کیسے ہوگا۔
ف۶۶ اور اس کی شاخیں جہنم کے درکات میں پہنچتی ہیں۔
ف۶۷ یعنی نہایت بدہیئت اور قبیح المنظر۔
ف۶۸ شدت کی بھوک سے مجبور ہو کر۔
ف۶۹ یعنی جہنمی تھوہڑ سے ان کے پیٹ بھریں گے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائے گا اس کی سوزش سے پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائیں گے پھر جب پینے کو دیا جائیگا تو گرم کھولتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہڑ کی گرمی اور جلن سے مل کر اور تکلیف و بے چینی بڑھائے گی۔
ف۷۰ کیونکہ زقوم کھلانے اور پانی گرم پلانے کے لیے ان کو اپنے درکات سے دوسرے درکات میں لے جایا جائے گا اس کے بعد پھر اپنے درکات کی طرف لوٹائے جائیں گے اس کے بعد ان کے مستحق عذاب ہونے کی علت ارشاد فرمائی جاتی ہے۔ ع ۵۳ / ۲ / ۶
ف۷۱ اور گمراہی میں ان کا اتباع کرتے ہیں اور حق کے دلائل واضحہ سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں ف۷۲ اسی وجہ سے کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کی غلط راہ نہ چھوڑی اور حجت و دلیل سے فائدہ نہ اٹھایا ف۷۳ یعنی انبیاء علیہم السلام جنہوں نے ان کو گمراہی اور بدعملی کے برے انجام کا خوف دلایا۔ ف۷۴ کہ وہ عذاب سے ہلاک کیے گئے ف۷۵ ایماندار جنھوں نے اپنے اخلاص کے سبب نجات پائی۔

ف۷۶ اور ہم سے اپنی قوم کے عذاب و ہلاک کی درخواست کی ف۷۷ کہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور ان سے پورا انتقام لیا کہ انھیں غرق کر کے ہلاک کر دیا ف۷۸ تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اُترنے کے بعد ان کے ہمراہیوں میں جس قدر مرد و عورت تھے سبھی مر گئے سوا آپ کی اولاد اور اُن کی عورتوں کے اُنھیں سے دنیا کی نسلیں چلیں عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سوڈان کے لوگ آپ کے بیٹے حام کی نسل سے اور تُرک اور یاجوج ماجوج وغیرہ آپ کے صاحبزادہ یافث کی اولاد سے ف۷۹ یعنی اُن کے بعد والے انبیاء علیہم السّلام اور اُن کی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکرِ جمیل باقی رکھا ف۸۰ یعنی ملائکہ اور جن و انس سب ان پر قیامت تک سلام بھیجا کریں ف۸۱ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا ف۷۶ تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانیوالے ف۷۷ اور ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی

الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي

تکلیف سے نجات دی اور ہم نے اُسی کی اولاد باقی رکھی ف۷۸ اور ہم نے پچھلوں میں اسکی تعریف

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

باقی رکھی ف۷۹ نوح پر سلام ہو جہان والوں میں ف۸۰ بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾

نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ف۸۱

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ

اور بے شک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ف۸۲ جبکہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے سلامت دل لیکر ف۸۳ جب

لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾

اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ف۸۴ تم کیا پوجتے ہو کیا بہتان سے اللہ کے سوا اور خدا چاہتے ہو تو تمہارا کیا گمان

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ

ہے رب العلمین پر ف۸۵ پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا ف۸۶ پھر کہا میں بیمار ہونیوالا

سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا

ہوں ف۸۷ تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے ف۸۸ پھر ان کے خداؤں کی طرف چھپ کر چلا تو کہا کیا تم نہیں

تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾

کھاتے ف۸۹ تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ف۹۰ تو لوگوں کی نظر بچا کر انھیں دہنے ہاتھ سے مارنے لگا ف۹۱

فَاَقْبَلُوْۤا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ

تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے ف۹۲ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں کو پوجتے ہو اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا

وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا

اور تمہارے اعمال کو ف۹۳ بولے اس کے لیے ایک عمارت چنو ف۹۴ پھر اُسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو تو انھوں نے اس پر

ف۸۲ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السّلام کے دین و ملت اور انھیں کے طریق و سنت پر ہیں حضرت نوح علیہ السّلام و حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی ہوئے حضرت ہُود و حضرت صالح علیہ السّلام۔

ف۸۳ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کے لیے خاص کیا اور ہر چیز سے فارغ کر لیا۔

ف۸۴ بہ طریق توبیخ۔

ف۸۵ کہ جب تم اس کے سوا دوسرے کو پوجو گے تو کیا وہ تمھیں بے عذاب چھوڑ دے گا باوجود یکہ تم جانتے ہو کہ وہی منعم حقیقی مستحق عبادت ہے، قوم نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے جنگل میں میلہ لگے گا ہم نفیس کھانے پکا کر بتوں کے پاس رکھ جائیں گے اور میلہ سے واپس ہو کر تبرک کے طور پر ان کو کھائیں گے آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور مجمع اور میلہ کی رونق دیکھیں وہاں سے واپس ہو کر بتوں کی زینت اور سجاوٹ اور ان کا بناؤ سنگار دیکھیں یہ تماشا دیکھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بُت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کریں گے۔

ف۸۶ جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقع اتصالات انصرافات کو دیکھا کرتے تھے۔

ف۸۷ قوم نجوم کی بہت معتقد تھی وہ سمجھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم کر لیا اب یہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونیوالے ہیں اور متعدی مرض سے وہ لوگ بہت ڈرتے تھے مسئلہ علم نجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہو چکا مسئلہ شرعًا کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بعینہٖ دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی سمتوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہو سکتے ہیں لیکن حدوثِ مرض کا ہر ایک میں جدا گانہ ہے کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچا۔

ف۸۸ اپنی عید کی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ گئے آپ بت خانہ میں آئے ف۸۹ یعنی اس کھانے کو جو تمہارے سامنے رکھا ہے بتوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا ف۹۰ اس پر بھی بتوں کی طرف سے کچھ جواب نہ ہوا وہ بے جان پتھر تھے جواب کیا دیتے ف۹۱ اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کر دیا جب کافروں کو اس کی خبر پہنچی ف۹۲ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انھیں توڑتے ہو ف۹۳ تو پوجنے کا مستحق وہ ہے نہ بُت اس پر وہ حیران ہو گئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن آیا ف۹۴ پتھر کی تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چار دیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھر دو اور ان میں آگ لگا دو یہاں تک کہ آگ زور پکڑے۔

بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ

داؤں چلنا چاہا ہم نے انھیں نیچا دکھایا ف۹۵ اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانیوالا ہوں ف۹۶ اب وہ

سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ

مجھے راہ دے گا ف۹۷ الٰہی مجھے لائق اولاد دے تو ہم نے اُسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند

حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ

لڑکے کی جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں

اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ

تجھے ذبح کرتا ہوں ف۹۸ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے ف۹۹ کہا اے میرے باپ کیجیے جس بات کا آپ

سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ

کو حکم ہوتا ہے خدانے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی

لِلْجَبِيْنِ ۚ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۙ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا

اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ ف۱۰۰ اور ہم نے اُسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ

ف۱۰۱ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک یہ روشن جانچ تھی اور

فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ۖ سَلٰمٌ

ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اُس کے فدیہ میں دے کر اُسے بچا لیا ف۱۰۲ اور ہم نے پچھلوں میں اُس کی تعریف باقی رکھی سلام

عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

ہو ابراہیم پر ف۱۰۳ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا

میں ہیں اور ہم نے اُسے خوشخبری دی اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانیوالا نبی ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ف۱۰۴ اور ہم نے

عَلَيْهِ وَعَلٰۤى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

برکت اُتاری اس پر اور اسحاق پر ف۱۰۵ اور انکی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ف۱۰۶ اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم

ف۹۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھ کر چنانچہ آگ سے آپ سلامت برآمد ہوئے۔

ف۹۶ اس دارالکفر سے ہجرت کرکے جہاں جانے کا میرا رب حکم دے۔

ف۹۷ چنانچہ بحکم الٰہی آپ سرزمین شام میں ارض مقدسہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے رب سے دُعا کی۔

ف۹۸ یعنی تیرے ذبح کا انتظام کر رہا ہوں اور انبیاء علیہم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکم الٰہی ہوا کرتے ہیں۔

ف۹۹ یہ آپ نے اس لیے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعت امر الٰہی کے لیے وہ برغبت تیار ہوں چنانچہ اس فرزند ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔

ف۱۰۰ یہ واقعہ منا میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی قدرت الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا۔

ف۱۰۱ اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچا دی فرزند کو ذبح کے لیے بے دریغ پیش کر دیا بس اب اتنا کافی ہے۔

ف۱۰۲ اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسمٰعیل ہیں یا اسحٰق علیہما السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل ہی ہیں علیہ السلام اور فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا۔

ف۱۰۳ ہماری طرف سے۔

ف۱۰۴ واقعہ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔

ف۱۰۵ ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں کثرت کی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کیے حضرت یعقوب سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔

ف۱۰۶ یعنی مومن۔

مُبِیۡنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَ لَقَدۡ مَنَنَّا عَلٰی مُوۡسٰی وَ ہٰرُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ نَجَّیۡنٰہُمَا وَ

کرنے والا ف۱۰۷ اور بے شک ہم نے موسٰی اور ہارون پر احسان فرمایا ف۱۰۸ اور انھیں اور اُن کی قوم

قَوۡمَہُمَا مِنَ الۡکَرۡبِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۱۱۵﴾ وَ نَصَرۡنٰہُمۡ فَکَانُوۡا ہُمُ الۡغٰلِبِیۡنَ ﴿۱۱۶﴾

ف۱۰۹ کو بڑی سختی سے نجات بخشی ف۱۱۰ اور اُن کی ہم نے مدد فرمائی ف۱۱۱ تو وہی غالب ہوئے ف۱۱۲

وَ اٰتَیۡنٰہُمَا الۡکِتٰبَ الۡمُسۡتَبِیۡنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ ہَدَیۡنٰہُمَا الصِّرَاطَ

اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ف۱۱۳ اور اُن کو سیدھی راہ

الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۱۱۸﴾ وَ تَرَکۡنَا عَلَیۡہِمَا فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰی مُوۡسٰی

دکھائی اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو موسٰی

وَ ہٰرُوۡنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّہُمَا مِنۡ عِبَادِنَا

اور ہارون پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ دونوں ہمارے اعلٰی درجہ کے

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اِنَّ اِلۡیَاسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِہٖۤ

کامل الایمان بندوں میں ہیں اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے ف۱۱۴ جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا

اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدۡعُوۡنَ بَعۡلًا وَّ تَذَرُوۡنَ اَحۡسَنَ الۡخَالِقِیۡنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰہَ

کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۱۵ کیا بعل کو پوجتے ہو ف۱۱۶ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والا اللہ کو جو

رَبَّکُمۡ وَ رَبَّ اٰبَآئِکُمُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۲۶﴾ فَکَذَّبُوۡہُ فَاِنَّہُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا

رب ہے تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا ف۱۱۷ پھر انھوں نے اُسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے جائیں گے ف۱۱۸

عِبَادَ اللّٰہِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَکۡنَا عَلَیۡہِ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ

مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۱۱۹ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی ثنا باقی رکھی سلام ہو

عَلٰۤی اِلۡ یَاسِیۡنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّہٗ مِنۡ

الیاس پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلٰی

عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذۡ نَجَّیۡنٰہُ وَ

درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے اور بے شک لوط پیغمبروں میں ہے جبکہ ہم نے اُسے اور اس کے

ع ۹ / ۳

ف۱۰۷ یعنی کافر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحب فضائل کثیرہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے۔ کبھی بد سے بد کبھی بد سے نیک نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لیے عیب ہے نہ آبار کی بدی اولاد کے لئے۔

ف۱۰۸ کہ انھیں نبوّت و رسالت عنایت فرمائی۔

ف۱۰۹ یعنی بنی اسرائیل۔

ف۱۱۰ کہ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی۔

ف۱۱۱ قبطیوں کے مقابل۔

ف۱۱۲ فرعون اور اس کی قوم پر۔

ف۱۱۳ جس کا بیان بلیغ اور وہ حدود و احکام وغیرہ کی جامع اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے۔

ف۱۱۴ جو بعلبک اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

ف۱۱۵ یعنی کیا تمھیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں۔

ف۱۱۶ بعل اُن کے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا اس کی لمبائی بیس گز تھی۔ چار منہ تھے اس کی بہت تعظیم کرتے تھے جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام بک تھا اس لیے بعلبک مرکب ہوا یہ بلاد شام میں ہے۔

ف۱۱۷ اس کی عبادت ترک کرتے ہو۔

ف۱۱۸ جہنم میں۔

ف۱۱۹ یعنی اُس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انھوں نے عذاب سے نجات پائی۔

اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

سب گھر والوں کو نجات بخشی مگر ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں ہوئی ف۱۲۰ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرمایا

وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

ف۱۲۱ اور بے شک تم ف۱۲۲ ان پر گزرتے ہو صبح کو اور رات میں ف۱۲۳ تو کیا تمھیں عقل نہیں ف۱۲۴

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

اور بے شک یُونس پیغمبروں سے ہے جب کہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ف۱۲۵

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾

تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اُسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ

کرتا تھا ف۱۲۶ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ف۱۲۷ ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ النصف فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً

لوگ اٹھائے جائیں گے ف۱۲۸ پھر ہم نے اُسے ف۱۲۹ میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ف۱۳۰ اور ہم نے اس پر ف۱۳۱ کدو

مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا

کا پیڑ اگایا ف۱۳۲ اور ہم نے اُسے ف۱۳۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ تو وہ ایمان

فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ

لے آئے ف۱۳۴ تو ہم نے انھیں ایک وقت تک برتنے دیا ف۱۳۵ تو اُن سے پوچھو کیا تمھارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں ف۱۳۶ اور اُن

الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ

کیلیے بیٹے ف۱۳۷ یا ہم نے ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے ف۱۳۸ سنتے ہو بیشک

مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى

وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیاں

الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

پسند کیں بیٹے چھوڑ کر تمھیں کیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو ف۱۳۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے ف۱۴۰

ف۱۲۰ عذاب کے اندر ف۱۲۱ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو ف۱۲۲ اے اہلِ مکہ ف۱۲۳ یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم اُن کے آثار و منازل پر گزرتے ہو ف۱۲۴ کہ اُن سے عبرت حاصل کرو ف۱۲۵ حضرت ابن عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ اُن سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سببِ ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کے نام نکلا تو آپ نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔

ع ۸ ۵

ف۱۲۶ کہ کیوں نکلنے میں جلدی کی اور قوم سے جُدا ہونے میں امرِ الٰہی کا انتظار نہ کیا۔

ف۱۲۷ یعنی ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والا اور مچھلی کے پیٹ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھنے والا۔

ف۱۲۸ یعنی روزِ قیامت تک۔

ف۱۲۹ مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد۔

ف۱۳۰ یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہو گئے تھے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا۔

ف۱۳۱ سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے۔

النصف

ف۱۳۲ کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اسکے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکمِ الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہان مبارک میں دے کر آپ کو صبح و شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسمِ مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔

ف۱۳۳ پہلے کی طرح سرزمینِ موصل میں قوم نینوٰی کے۔

ف۱۳۴ آثارِ عذاب دیکھ کر (اس کا بیان سورۂ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آ چکا ہے)۔

ف۱۳۵ یعنی اُن کی آخر عمر تک انھیں آسائش کے ساتھ رکھا اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفّارِ مکہ سے انکارِ بعث کی وجہ دریافت کیجیے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۱۳۶ جیسا کہ جہینہ اور بنی سلمہ وغیرہ کفّار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ف۱۳۷ یعنی اپنے لیے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں ف۱۳۸ دیکھ رہے تھے کیوں ایسی بیہودہ بات کہتے ہیں ف۱۳۹ فاسد و باطل ف۱۴۰ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک اور منزہ ہے۔

أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُّبِينٌ ﴿۱۵۶﴾ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۵۷﴾

یا تمھارے لیے کوئی کھلی سند ہے تو اپنی کتاب لاؤ ف۱۴۱ اگر تم سچے ہو

وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ

اور اس میں اور جنوں میں رشتہ ٹھہرایا ف۱۴۲ اور بیشک جنّوں کو معلوم ہے کہ وہ ف۱۴۳ ضرور

لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۵۹﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ

حاضر لائے جائیں گے ف۱۴۴ پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں مگر اللہ کے چنے ہوئے

الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۰﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿۱۶۱﴾ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿۱۶۲﴾

بندے ف۱۴۵ تو تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۴۶ تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں

إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿۱۶۴﴾ وَ

ف۱۴۷ مگر اُسے جو بھڑکتی آگ میں جانیوالا ہے ف۱۴۸ اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے ف۱۴۹ اور

إِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿۱۶۵﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿۱۶۶﴾ وَإِن كَانُوا

بیشک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اور بیشک ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں اور بیشک وہ کہتے تھے

لَيَقُولُونَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ

ف۱۵۰ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی ف۱۵۱ تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے

الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوا بِهِ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ

بندے ہوتے ف۱۵۲ تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب جان لیں گے ف۱۵۳ اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے

كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۱﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ﴿۱۷۲﴾ وَإِنَّ

ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے کہ بیشک انھیں کی مدد ہوگی اور بے شک

جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۴﴾ وَأَبْصِرْهُمْ

ہمارا ہی لشکر ف۱۵۴ غالب آئے گا تو ایک وقت تک تم اُن سے منہ پھیر لو ف۱۵۵ اور انھیں دیکھتے رہو

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۵﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۱۷۶﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ

کہ عنقریب وہ دیکھیں گے ف۱۵۶ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں پھر جب اُترے گا اُن کے آنگن میں تو

ف۱۴۱ جس میں یہ سند ہو۔

ف۱۴۲ جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنّوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کُفر کے مرتکب ہوتے

ف۱۴۳ یعنی اس بے ہودہ بات کے کہنے والے

ف۱۴۴ جہنّم میں عذاب کے لیے۔

ف۱۴۵ ایماندار اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ کفّار نابکار کہتے ہیں۔

ف۱۴۶ یعنی تمھارے بُت سب کے سب وہ اور۔

ف۱۴۷ گمراہ نہیں کر سکتے۔

ف۱۴۸ جس کی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردار بد سے مستحق جہنم ہو۔

ف۱۴۹ جس میں اپنے ربّ کی عبادت کرتا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو۔

ف۱۵۰ یعنی مکہ مکرمہ کے کفّار و مشرکین سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ۔

ف۱۵۱ کوئی کتاب ملتی۔

ف۱۵۲ اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت بجا لاتے پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انھیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا۔

ف۱۵۳ اپنے کُفر کا انجام۔

ف۱۵۴ یعنی اہلِ ایمان۔

ف۱۵۵ جب تک کہ تمھیں اُن کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا جائے

ف۱۵۶ طرح طرح کے عذاب دنیا و آخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفّار نے براہِ تمسخر و استہزا کہا کہ یہ عذاب کب نازل ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔

ف۱۵۷ جو کافر اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں ف۱۵۸ جنہوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے توحید اور احکام شرع پہنچائے انسانی مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے یہ شان انبیاء کی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک پر اُن حضرات کا اتباع اور اُن کی اقتدا لازم ہے۔

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ

ڈرائے گیوں کی کیا ہی بُری صبح ہو گی اور ایک وقت تک اُن سے مُنہ پھیر لو اور انتظار کرو

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

کہ وہ عنقریب دیکھیں گے پاکی ہے تمہارے ربّ کو عزت والے ربّ کو ان کی باتوں سے ف۱۵۷

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

اور سلام ہے پیغمبروں پر ف۱۵۸ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا ربّ ہے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ صٓ مکیّہ ہے اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں ف۱ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾

اس نامور قرآن کی قسم ف۲ بلکہ کافر تکبّر اور خلاف میں ہیں ف۳

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾

ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ف۴ تو اب وہ پکاریں ف۵ اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا ف۶

وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ؗ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾

اور انھیں اس کا اچنبا ہوا کہ ان کے پاس انھیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۷ اور کافر بولے یہ جادوگر ہے

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ

بڑا جھوٹا کیا اُس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا ف۸ بے شک یہ عجیب بات ہے اور اُن میں کے

مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾

سردار چلے ف۹ کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو بیشک اس میں اس کا کوئی مطلب ہے

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ ءَاُنْزِلَ

یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی نہ سنی ف۱۰ یہ تو نری نئی گڑھت ہے کیا اُن پر

عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا

قرآن اُتارا گیا ہم سب میں سے ف۱۱ بلکہ وہ شک میں ہیں میری کتاب سے ف۱۲ بلکہ ابھی

ف۱ سورۂ صٓ اس کا نام سورۂ داؤد بھی ہے یہ سورت مکیّہ ہے اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں اور سات سو بتیس کلمے اور تین ہزار سرسٹھ حروف ہیں۔ ف۲ جو شرف والا ہے کہ یہ کلام معجزہ ہے۔

ف۳ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہیں اس لیے حق کا اعتراف نہیں کرتے۔

ف۴ یعنی آپ کی قوم سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کر دیں اسی استکبار اور انبیاء کی مخالفت کے باعث۔

ف۵ یعنی نزولِ عذاب کے وقت اُنہوں نے فریاد کی۔

ف۶ کہ خلاص پا سکتے اس وقت کی فریاد بے کار تھی کفارِ مکہ نے ان کے حال سے عبرت حاصل نہ کی۔

ف۷ یعنی سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۸ شانِ نزول جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے عمائد اور سربرآوردہ پچیس آدمیوں کو جمع کیا اور انھیں ابو طالب کے پاس لایا اور اُن سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کر دو ان کی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو ابو طالب نے حضرت سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ اُن کی طرف سے یک لخت انحراف نہ کیجیے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر کو چھوڑ دیجیے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہوں گے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ ابوجہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس پر وہ لوگ اُٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انھوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی مخلوق کے لیے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے۔

ف۹ ابو طالب کی مجلس سے آپس میں یہ کہتے۔

ف۱۰ نصرانی بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں ف۱۱ اہلِ مکہ کو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصبِ نبوت پر حسد آیا اور انھوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحبِ شرف و عزت آدمی موجود تھے اُن میں سے کسی پر قرآن نہ اترا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اترا ف۱۲ کہ اس کے لانے والے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔

74

ف١٣ اگر میرا عذاب چکھ لیتے تو یہ شک و تکذیب و حسد کچھ بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی ف١٤ اور کیا نبوت کی کنجیاں اُن کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہیں دیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کی مالکیت کو نہیں جانتے ف١٥ حسب اقتضائے حکمت جسے جو چاہے عطا فرمائے اُس نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو اس میں دخل دینے اور چون و چرا کی کیا مجال ف١٦ اور ایسا اختیار ہو تو جسے چاہیں وحی کے ساتھ خاص کریں اور عالم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو امور ربانیہ و تدابیر الٰہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انھیں اس کا کیا حق ہے کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا

يَذُوقُوا عَذَابِ ﴿٨﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ﴿٩﴾

میری مار نہیں چکھی ہے ف١٣ کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں ف١٤ وہ عزت والا بہت عطا فرمانے والا ہے ف١٥

أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ﴿١٠﴾

کیا اُن کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں ف١٦

جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ

یہ ایک ذلیل لشکر ہے انھیں لشکروں میں سے جو وہیں بھگا دیا جائے گا ف١٧ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم

وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْأَيْكَةِ ۚ

اور عاد اور چومیخا کرنے والے فرعون ف١٨ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے ف١٩

أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ وَمَا

یہ ہیں وہ گروہ ف٢٠ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا ف٢١ اور

يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا

یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف٢٢ جسے کوئی پھیر نہیں سکتا اور بولے اے ہمارے

عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ

رب ہمارا حصہ ہمیں جلد دیدے حساب کے دن سے پہلے ف٢٣ تم ان کی باتوں پر صبر کرو اے ہمارے

عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ

بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو ف٢٤ بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے ف٢٥ بیشک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑ

بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا

مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے ف٢٦ شام کو اور سورج چمکتے ف٢٧ اور پرندے جمع کیے ہوئے ف٢٨ سب اس کے فرمانبردار تھے ف٢٩ اور ہم

مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ

نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا ف٣٠ اور اسے حکمت ف٣١ اور قول فیصل دیا ف٣٢ اور کیا تمہیں ف٣٣ اس دعوے والوں کی بھی خبر

الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ

آئی جب وہ دیوار کود کر داؤد کی مسجد میں آئے ف٣٤ جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ اُن سے گھبرا گیا انھوں نے

ف١٧ یعنی ان قریش کی جماعت انھیں لشکروں میں سے ایک ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال انکا ہے انھیں بھی ہزیمت ہو گی چنانچہ بدر میں ایسا واقع ہوا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر کے لیے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور اُن کی قوموں کا ذکر فرمایا۔

ف١٨ جو کسی پر غصہ کرتا تھا تو اسے لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا تھا پھر اس کو پٹوا تا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔

ع ١

ف١٩ جو شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم سے تھے۔

ف٢٠ جو انبیاء کے مقابل جتھے باندھ کر آئے مشرکین مکہ انھیں گروہوں میں سے ہیں۔

ف٢١ یعنی اُن گزری ہوئی اُمتوں نے جب انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ان پر عذاب لازم ہو گیا تو ان ضعیفوں کا کیا حال ہو گا جب ان پر عذاب اُترے گا۔

ف٢٢ یعنی قیامت کے نفخہ اولیٰ کی جو ان کے عذاب کی میعاد ہے

ف٢٣ یہ نضر بن حارث نے بطور تمسخر کہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ف٢٤ جن کو عبادت کی بہت قوت دی گئی تھی آپ کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اور رات کے پہلے نصف حصہ میں عبادت کرتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصہ عبادت میں گزارتے۔

ف٢٥ اپنے رب کی طرف۔

ف٢٦ حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ۔

وقف لازم

ف٢٧ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے پہاڑوں کو ایسا مسخر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے انھیں ساتھ لے جاتے (مدارک)

ف٢٨ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپکے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے آپ کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے ف٢٩ پہاڑ بھی اور پرند بھی ف٣٠ فوج و لشکر کی کثرت عطا فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت بڑی مضبوط اور قوی سلطنت تھی چھتیس ہزار مرد آپ کے محراب کے پہرے پر مقرر تھے ف٣١ یعنی نبوت بعض مفسرین نے حکمت کی تفسیر عدل کی ہے بعض نے کتاب اللہ کا علم بعض نے فقہ بعض نے سنت (جمل)

ف٣٢ قول فیصل سے علم قضا مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کر دے ف٣٣ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف٣٤ یہ آنیوالے بقول مشہور ملائکہ تھے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش کے لیے آئے تھے۔

قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ

عرض کی ڈریئے نہیں ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ف۳۵ تو ہم میں سچا فیصلہ فرما دیجئے

وَ لَا تُشْطِطْ وَ اهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّ

اور خلاف حق نہ کیجیے ف۳۶ اور ہمیں سیدھی راہ بتائیے بیشک یہ میرا بھائی ہے ف۳۷ اس کے

تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّ لِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَ عَزَّنِیْ فِی

پاس ننانوے ۹۹ دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دُنبی اب یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کردے اور بات میں مجھ

الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَ اِنَّ كَثِیْرًا

پر زور ڈالتا ہے داؤد نے فرمایا بیشک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کو

مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

مانگتا ہے اور بیشک اکثر ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا هُمْ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ

کیے اور وہ بہت تھوڑے ہیں ف۳۸ اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی ف۳۹

خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ

اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ف۴۰ اور رجوع لایا تو ہم نے اسے یہ معاف فرمایا اور بیشک اس کے لیے

حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ

ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔ اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا ف۴۱ تو

بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی

اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا

بیشک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں اُن کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ

یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ

حساب کے دن کو بھول بیٹھے ف۴۲ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنائے

ف۳۵ ان کا یہ قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کر کے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کے لیے فرضی صورتیں مقرر کر لی جاتی ہیں اور معین اشخاص کی طرف ان کی نسبت کر دی جاتی ہے تاکہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہو اور ابہام باقی نہ رہے یہاں جو صورت مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤد علیہ السلام کو توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف انھیں جو پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیویاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دے دیا۔ جس کو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اعزہ و اقارب دوسرے کی طرف التفات کرنے والے کب تھے آپ کے لیے راضی ہو گئے اور آپ سے نکاح ہو گیا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہو چکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کر سکا اور اس نے طلاق دے دی آپ کا نکاح ہو گیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی کی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے استدعا کر کے طلاق دلوا لیتا اور بعد عدت نکاح کر لیتا یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ اُس زمانہ کے رسم و عادت کے خلاف لیکن شان انبیاء بہت ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے اس لیے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضی الٰہی یہ ہوئی کہ آپ کو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ ملائکہ مدعی اور مدعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلاف شان واقع ہو جائے تو ادب یہ ہے کہ معترضانہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ متصور کر کے اس کی نسبت سائلانہ و مستفیانہ و مستفیدانہ سوال کیا جائے اور ان کی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل مالک و مولیٰ اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ ان کی کسی بات پر آگاہ کرنے کے لیے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے۔

ف۳۶ جس کی غلطی ہو بے رو رعایت فرما دیجیے۔

ف۳۷ یعنی دینی بھائی۔

ف۳۸ حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ گفتگو سن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور تبسم کر کے وہ آسمان کی طرف روانہ ہو گئے۔

ف۳۹ اور دنبی ایک کنایہ تھا جس سے مراد عورت تھی کیونکہ ننانوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی اس لیے دنبی کے پیرایہ میں سوال کیا گیا جب آپ نے یہ سمجھا۔

ف۴۰ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جبکہ نیت کی جائے ف۴۱ خلق کی تدبیر پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم اُن میں نافذ فرمایا ف۴۲ اور اس وجہ سے ایمان سے محروم رہے اگر انھیں روز حساب کا یقین ہوتا تو دُنیا ہی میں ایمان لے آتے۔

ف۴۳ اگرچہ وہ صراحتاً یہ نہ کہیں کہ آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جب کہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہی ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں ف۴۴ یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ضرور مفسد و مصلح اور فاجر و متقی کو برابر قرار دیگا اور ان میں فرق نہ کرے گا کفار اس جہل میں گرفتار ہیں شانِ نزول کفارِ قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تمھیں ملیں گی وہی ہمیں بھی ملیں گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مؤمن و کافر کو برابر کر دینا مقتضائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے۔

ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ

یہ کافروں کا گمان ہے ف۴۳ تو کافروں کی خرابی ہے آگ سے کیا ہم انھیں جو ایمان

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ

لائے اور اچھے کام کیے اُن جیسا کر دیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو

الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ

شریر بے حکموں کے برابر ٹھہرا دیں ف۴۴ یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمھاری طرف اُتاری ف۴۵ برکت والی تاکہ اس

لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ

کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں اور ہم نے داؤد کو ف۴۶ سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت

اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّیْۤ

رجوع لانے والا ف۴۷ جبکہ اس پر پیش کئے گئے تیسرے پہر کو ف۴۸ کہ روکیے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سُم کا کنارہ

اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ وقفة رُدُّوْهَا

زمین پر لگائے ہوئے اور چلایئے تو ہوا ہو جائیں ف۴۹ تو سلیمان نے کہا مجھے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد

عَلَیَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَ

کے لیے ف۵۰ پھر انھیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے چھپ گئے ف۵۱ پھر حکم دیا کہ انہیں میرے پاس واپس لاؤ تو ان کی

اَلْقَیْنَا عَلٰى كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ هَبْ لِیْ

پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ف۵۲ اور بے شک ہم نے سلیمان کو جانچا ف۵۳ اور اس کے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا

مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا

ف۵۴ پھر رجوع لایا ف۵۵ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو ف۵۶ بے شک تو ہی ہے

لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ لا وَ الشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ

بڑا دین والا۔ تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کر دی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی ف۵۷ جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کر دیئے ہر معمار ف۵۸

وَّ غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ لا وَّ اٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ

اور غوطہ خور ف۵۹ اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ف۶۰ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر ف۶۱

ف۴۵ یعنی قرآن شریف ف۴۶ فرزندِ ارجمند۔

ف۴۷ اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا

ف۴۸ بعد ظہر ایسے گھوڑے۔

ف۴۹ یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لیے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد ظہر پیش کیے گئے۔

ف۵۰ یعنی میں اُن سے رضائے الٰہی اور تقویت و تائید دین کے لیے محبت کرتا ہوں میری محبت اُن کے ساتھ دنیوی غرض سے نہیں ہے (تفسیر کبیر)

ف۵۱ یعنی نظر سے غائب ہو گئے۔

ف۵۲ اور اس ہاتھ پھیرنے کے چند باعث تھے ایک تو گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر معین ہیں دوسرے امور سلطنت کی خود نگرانی فرمانا کہ تمام عمال مستعد رہیں سوم یہ کہ آپ گھوڑوں کے احوال اور ان کے امراض و عیوب کے اعلیٰ ماہر تھے ان پر ہاتھ پھیر کر اُن کی حالت کا امتحان فرماتے تھے بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں بہت سے واہی اقوال لکھ دیئے ہیں جن کی صحت پر کوئی دلیل نہیں وہ محض حکایات ہیں جو دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر کی گئی یہ عبارت قرآن سے بالکل مطابق ہے واللہ الحمد (تفسیر کبیر)

ف۵۳ بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج رات میں اپنی نوّے بیبیوں پر دورہ کروں گا ہر ایک حاملہ ہو گی اور ہر ایک سے راہِ خدا میں جہاد کرنے والا سوار پیدا ہو گا مگر یہ فرماتے وقت زبانِ مبارک سے ان شاء اللہ نہ فرمایا غالباً حضرت کسی ایسے شغل میں تھے کہ اس کا خیال نہ رہا، تو کوئی بھی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے اور اس کے بھی ناقص الخلقت بچہ پیدا ہوا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان شاء اللہ فرمایا ہوتا تو ان سب عورتوں کے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور وہ راہ خدا میں جہاد کرتے (بخاری پارہ تیرہ کتاب الانبیاء) ف۵۴ یعنی غیر تام الخلقت بچہ۔

ف۵۵ اللہ تعالیٰ کی طرف استغفار کر کے ان شاء اللہ کہنے کی بھول پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں ف۵۶ اس سے یہ مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لیے معجزہ ہو ف۵۷ فرمانبردارانہ طریقہ پر ف۵۸ جو آپ کے حکم سے حسبِ مرضی عجیب و غریب عمارتیں تعمیر کرتا ف۵۹ جو آپ کے لیے سمندر سے موتی نکالتا دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوانے والے آپ ہی ہیں ف۶۰ سرکش شیطان بھی آپ کے مسخر کر دیئے گئے جن کو آپ تادیب اور فساد سے روکنے کے لیے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑوا کر قید کرتے تھے ف۶۱ جس پر چاہے۔

اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

یا روک رکھو ف۶۲ تجھ پر کچھ حساب نہیں اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ

اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگا دی

عَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا

ف۶۳ ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار ف۶۴ یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو ف۶۵ اور ہم نے اُسے

لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَ

اُس کے گھر والے اور ان کے برابر اور عطا فرما دیئے اپنی رحمت کرنے ف۶۶ اور عقلمندوں کی نصیحت کو اور

خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۗ

فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے ف۶۷ اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے اُسے صابر پایا

نِعْمَ الْعَبْدُ ۗ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

کیا اچھا بندہ ف۶۸ بیشک وہ بہت رجوع لانیوالا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت

اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾

اور علم والوں کو ف۶۹ بیشک ہم نے انھیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ

ف۷۰ اور بیشک وہ ہمارے نزدیک چُنے ہوئے پسندیدہ ہیں اور یاد کرو اسمٰعیل اور یسع

وَذَا الْكِفْلِ ۗ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ۗ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ

اور ذوالکفل کو ف۷۱ اور سب اچھے ہیں یہ نصیحت ہے اور بیشک ف۷۲ پرہیزگاروں کا

مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ

ٹھکانا بھلا بسنے کے باغ ان کے لیے سب دروازے کھلے ہوئے اُن میں تکیہ لگائے ف۷۳ ان

فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

میں بہت سے میوے اور شراب مانگتے ہیں اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی ف۷۴

ع ۳ / ۱۴ / ۱۲

وقف لازم

ف۶۲ جس کسی سے چاہے یعنی آپ کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں۔

ف۶۳ جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد مراد ہیں (اس واقعہ کا مفصل بیان سورۂ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے)

ف۶۴ چنانچہ آپ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آب شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا۔

ف۶۵ چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہو گئیں۔

ف۶۶ چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مر چکی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور اپنے فضل و رحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے۔

ف۶۷ اپنی بی بی کو جس کو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث۔

ف۶۸ یعنی ایوب علیہ السلام۔

ف۶۹ جنھیں اللہ تعالیٰ نے حکمت علمیہ و عملیہ عطا فرمائیں اور اپنی معرفت اور طاعت پر قوت عطا فرمائی۔

ف۷۰ یعنی دار آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اسی کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اُس کا ذکر کرتے ہیں محبت دنیا نے ان کے قلوب میں جگہ نہیں پائی۔

ف۷۱ یعنی اُن کے فضائل اور ان کے صبر کو تاکہ ان کی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوّت میں اختلاف ہے۔

ف۷۲ آخرت میں۔

ف۷۳ مرصع تختوں پر۔

ف۷۴ یعنی سب سن میں برابر ایسے ہی حسن و جوانی میں آپس میں محبت رکھنے والی نہ ایک دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾

یہ ہے وہ جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بیشک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا ف۷۵

هٰذَا ؕ وَ اِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا

ان کو تو یہ ہے ف۷۶ اور بیشک سرکشوں کا بُرا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی بُرا بچھونا ف۷۷ ان کو یہ

فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ

ہے تو اُسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ ف۷۸ اور اسی شکل کے اور جوڑے ف۷۹ اُن سے کہا جائیگا یہ ایک اور

مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ

فوج تمھارے ساتھ دھنسی پڑتی ہے جو تمھاری تھی ف۸۰ وہ کہیں گے اُن کو کھلی جگہ نہ ملیو آگ میں تو اُن کو جانا ہی ہے، وہاں بھی تنگ جگہ میں رہیں۔ تابع بولے بلکہ

لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ

تمھیں کھلی جگہ نہ ملیو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے ف۸۱ تو کیا ہی بُرا ٹھکانا ف۸۲ وہ بولے اے ہمارے ربّ جو یہ

قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَ قَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى

مصیبت ہمارے آگے لایا اُسے آگ میں دُونا عذاب بڑھا اور ف۸۳ بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ ؕ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ

کو نہیں دیکھتے جنھیں بُرا سمجھتے تھے ف۸۴ کیا ہم نے انھیں ہنسی بنالیا ف۸۵ یا آنکھیں انکی طرف

الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ

سے پھر گئیں ف۸۶ بیشک یہ ضرور حق ہے دوزخیوں کا باہم جھگڑا تم فرماؤ ف۸۷ میں ڈر سنانے والا ہی

وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

ہوں ف۸۸ اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان

بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ ۙ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

ہے صاحب عزت بڑا بخشنے والا تم فرماؤ وہ ف۸۹ بڑی خبر ہے تم اس سے غفلت میں ہو ف۹۰

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰۤى

مجھے عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے ف۹۱ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے

ف۷۵ ہمیشہ باقی رہے گا وہاں جو چیز لی جائے گی اور خرچ کی جائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائے گی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست و نابود نہ ہوگی ف۷۶ یعنی ایمان والوں کو۔

ف۷۷ بھڑکنے والی آگ کہ وہی فرش ہوگی۔

ف۷۸ جو جہنمیوں کے جسموں اور اُن کے سڑے ہوئے زخموں اور نجاست کے مقاموں سے بہے گی جلتی بدبودار۔

ف۷۹ قسم قسم کے عذاب۔

ف۸۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی اتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمھارے متبعین کی فوج ہے جو تمھاری طرح تمھارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے۔

ف۸۱ کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا۔

ف۸۲ یعنی جہنم نہایت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

ف۸۳ کفار کے عمائد اور سردار۔

ف۸۴ یعنی غریب مسلمانوں کو اور انھیں وہ اپنے دین کا مخالف ہونے کے باعث شریر کہتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے جب کفار جہنم میں انھیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے۔

ف۸۵ اور در حقیقت وہ ایسے نہ تھے دوزخ میں آئے ہی نہیں ہمارا ان کے ساتھ استہزا کرنا اور اُن کی ہنسی بنانا باطل تھا۔

ف۸۶ اس لیے وہ ہمیں نظر نہ آئے یا یہ معنی ہیں کہ اُن کی طرف سے آنکھیں پھر گئیں اور دنیا میں ہم اُن کے رتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے۔

ع ۱۳ / ۲۴

ف۸۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ کے کفار سے۔

ف۸۸ تمھیں عذابِ الٰہی کا خوف دلاتا ہوں۔

ف۸۹ یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسول منذر ہونا یا اللہ تعالیٰ کا وحدہٗ لاشریک ہونا۔

ف۹۰ کہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے۔

ف۹۱ یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں یہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحت نبوت کی ایک دلیل ہے۔ مدعا یہ ہے کہ یہ عالم بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں سوال و جواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے۔

إِلَىَّ إِلَّآ أَنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۷۰﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى خَٰلِقٌۢ

کہ میں نہیں مگر روشن ڈر سنانے والا ف۹۲ جب تمہارے ربّ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے

بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿۷۱﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى فَقَعُوا لَهُۥ

انسان بناؤں گا ف۹۳ پھر جب میں اُسے ٹھیک بنا لوں ف۹۴ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ف۹۵ تو تم اُس

سَٰجِدِينَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۷۳﴾ إِلَّآ إِبْلِيسَ ٱسْتَكْبَرَ وَ

کے لیے سجدے میں گرنا تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا مگر ابلیس نے ف۹۶ اس نے غرور کیا

كَانَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يَٰٓإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

اور وہ تھا ہی کافروں میں ف۹۷ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ اس کے لیے سجدہ کرے جسے میں نے

بِيَدَىَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ ٱلْعَالِينَ ﴿۷۵﴾ قَالَ أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِى

اپنے ہاتھوں سے بنایا کیا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں ف۹۸ بولا میں اس سے بہتر ہوں ف۹۹ تو نے مجھے آگ

مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُۥ مِن طِينٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَٱخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۷۷﴾ وَ

سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا گیا ف۱۰۰ اور

إِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِىٓ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِىٓ إِلَىٰ يَوْمِ

بیشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ف۱۰۱ بولا اے میرے ربّ ایسا ہے تو مجھے مہلت

يُبْعَثُونَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ ٱلْمُنظَرِينَ ﴿۸۰﴾ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْوَقْتِ ٱلْمَعْلُومِ ﴿۸۱﴾ قَالَ

دے اس دن تک کہ اٹھائے جائیں ف۱۰۲ فرمایا تو تو مہلت والوں میں ہے اس جانے ہوئے وقت کے دن تک ف۱۰۳ بولا

فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۸۲﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿۸۳﴾ قَالَ

تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردونگا مگر جو ان میں جو تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں فرمایا تو

فَٱلْحَقُّ وَٱلْحَقَّ أَقُولُ ﴿۸۴﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ

سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے ف۱۰۴ اور ان میں سے ف۱۰۵ جتنے

أَجْمَعِينَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ ﴿۸۶﴾

تیری پیروی کرینگے سب سے تم فرماؤ میں اس قرآن پر تجھ سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں۔

ف۹۲ دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حال میں اپنے رب عزّوجل کے دیدار سے مشرف ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں واقعہ خواب کا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت ربّ العزت عزّ وعلا و تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عالمِ بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں میں نے عرض کیا یارب تو ہی دانا ہے حضور نے فرمایا پھر ربّ العزت نے اپنا دستِ رحمت و کرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اسکے فیض کا اثر اپنے قلب مبارک میں پایا تو آسمان و زمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ عالمِ بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کر رہے ہیں میں نے عرض کیا ہاں اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کر رہے ہیں۔ اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لیے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اس کی زندگی بھی بہتر موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلیگا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز کے بعد یہ دعا کیا کرو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق و مغرب میں ہے سب میں نے جان لیا امام علامہ علاء الدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اس کے معنی میں یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلب شریف کو منور کر دیا اور جو کوئی نہ جانے اس سب کی معرفت آپ کو عطا کر دی تا آنکہ آپ نے نعمت و معرفت کی سردی اپنے قلب مبارک میں پائی اور جب قلب شریف منور ہو گیا اور سینہ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلامِ الٰہی جان لیا۔

ف۹۳ یعنی (حضرت) آدم کو پیدا کروں گا۔

ف۹۴ یعنی اس کی پیدائش تمام کر دوں۔

ف۹۵ اور اس کو زندگی عطا کر دوں۔

ف۹۶ سجدہ نہ کیا۔

ف۹۷ یعنی علمِ الٰہی میں۔

ف۹۸ یعنی اس قوم میں سے جن کا شیوہ ہی تکبر ہے۔

ف۹۹ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کیے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انھیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر انھیں سجدہ کروں ف۱۰۰ اپنی سرکشی و نافرمانی و تکبر کے باعث پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا بدشکل روسیاہ کر دیا گیا اور اس کی نورانیت سلب کر دی گئی۔

ف۱۰۱ اور قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ف۱۰۲ آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت اپنے فنا ہونے کے بعد جزا کے لیے اور اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے فراغت پائے اور اُن سے اپنا بغض ضرور نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد پھر موت نہیں ف۱۰۳ یعنی نفخہ اولیٰ تک جس کو خلق کی فنا کے لیے معین فرمایا گیا ف۱۰۴ مع تیری ذریت کے۔

ف۱۰۵ یعنی انسانوں میں سے۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾ ع

وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لیے اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جانو گے ف١٠٦

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ زمر مکیہ ہے اور اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں ف١ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ

کتاب ف٢ اُتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بیشک ہم نے تمہاری طرف ف٣ یہ

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ

کتاب حق کے ساتھ اُتاری تو اللہ کو پوجو نرے اُس کے بندے ہو کر ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے

الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا

ف٤ اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لیے ف٥ کہتے ہیں ہم تو انھیں ف٦ صرف اتنی بات

لِيُقَرِّبُوْنَآ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ

کے لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کر دیں اللہ ان میں فیصلہ کر دیگا اس بات کا جس میں

يَخْتَلِفُوْنَ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ

اختلاف کر رہے ہیں ف٧ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا اُسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو ف٨ اللہ اپنے لیے بچہ

أَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۗ هُوَ اللّٰهُ

بناتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چُن لیتا ف٩ پاکی ہے اُسے ف١٠ وہی ہے ایک

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ

اللہ ف١١ سب پر غالب اس نے آسمان اور زمین حق بنائے رات کو دن پر لپیٹتا

عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ

ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف١٢ اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگایا ہر ایک ایک

يَّجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾ خَلَقَكُمْ مِّنْ

ٹھہرائی ہوئی میعاد کے لیے چلتا ہے ف١٣ سنتا ہے وہی صاحب عزت بخشنے والا ہے اُس نے تمھیں ایک جان سے

ف١٠٦ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز۔

ع ٥ | ٢٤ | ١٤

ف١ سورۂ زمر مکیہ ہے سوا آیت قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا اور آیت اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ کے اس سورت میں آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار نو سو آٹھ حرف ہیں۔

ف٢ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے۔

ف٣ اے سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف٤ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔

ف٥ معبود ٹھہرا لیے مراد ان لوگوں سے بت پرست ہیں۔

ف٦ یعنی بتوں کو۔

ف٧ ایمان داروں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل فرما کر۔

ف٨ جھوٹا اس بات میں کہ بتوں کو اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرنیوالا بتائے اور خدا کے لیے اولاد ٹھہرائے اور ناشکرا ایسا کہ بتوں کو پوجے

ف٩ یعنی اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ممکن ہوتی تو وہ جسے چاہتا اولاد بناتا نہ کہ یہ تجویز کفار پر چھوڑتا کہ وہ جسے چاہیں خدا کی اولاد قرار دیں (معاذ اللہ)

ف١٠ اولاد سے اور ہر اس چیز سے جو اس کی شانِ اقدس کے لائق نہیں۔

ف١١ نہ اس کا کوئی شریک نہ اُس کی کوئی اولاد۔

ف١٢ یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹتے گھٹتے دس گھنٹہ کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔

ف١٣ یعنی قیامت تک وہ اپنے مقرر نظام پر چلتے رہیں گے۔

نَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَاَنۡزَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡاَنۡعَامِ

بنایا ف۱۴ پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا ف۱۵ اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے

ثَمٰنِيَةَ اَزۡوَاجٍ ؕ يَخۡلُقُكُمۡ فِىۡ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ

ف۱۶ آٹھ جوڑے اُتارے ف۱۷ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح ف۱۸

فِىۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ لَهُ الۡمُلۡكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

تین اندھیریوں میں ف۱۹ یہ ہے اللہ تمہارا ربّ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر

فَاَنّٰى تُصۡرَفُوۡنَ ۞۶ اِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنۡكُمۡ قف وَلَا

کہاں پھیرے جاتے ہو ف۲۰ اگر تم ناشکری کرو تو بیشک اللہ بے نیاز ہے تم سے ف۲۱ اور اپنے

يَرۡضٰى لِعِبَادِهِ الۡكُفۡرَ ۚ وَاِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَكُمۡ ؕ وَلَا تَزِرُ

بندوں کی ناشکری اُسے پسند نہیں اور اگر شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے ف۲۲ اور کوئی

وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ

بوجھ اٹھانیوالی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگی ف۲۳ پھر تمہیں اپنے ربّ ہی کی طرف پھرنا ہے ف۲۴ تو وہ تمہیں بتادیگا

تَعۡمَلُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۞۷ وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ

جو تم کرتے تھے ف۲۵ بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ف۲۶

ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيۡبًا اِلَيۡهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعۡمَةً مِّنۡهُ نَسِىَ مَا كَانَ

اپنے ربّ کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا ف۲۷ پھر جب اللہ نے اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے

يَدۡعُوۡۤا اِلَيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنۡدَادًا لِّيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ؕ

جس لیے پہلے پکارا تھا ف۲۸ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرانے لگتا ہے ف۲۹ تاکہ اس کی راہ سے

قُلۡ تَمَتَّعۡ بِكُفۡرِكَ قَلِيۡلًا ۖ اِنَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۞۸ اَمَّنۡ هُوَ

بہکادے تم فرماؤ ف۳۰ تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ برت لے ف۳۱ بے شک تو دوزخیوں میں ہے۔ کیا وہ جسے فرمانبرداری

قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَيَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ

میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں ف۳۲ آخرت سے ڈرتا اور اپنے ربّ کی رحمت کی آس لگائے

ف۱۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے ف۱۵ یعنی حضرت حوا کو ف۱۶ یعنی اونٹ گائے بکری بھیڑ سے ف۱۷ یعنی پیدا کیے جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں ف۱۸ یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ گوشت پارہ۔

ف۱۹ ایک اندھیری پیٹ کی دوسری رحم کی تیسری بچہ دان کی۔

ف۲۰ اور طریقِ حق سے دُور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو۔

ف۲۱ یعنی تمہاری طاعت و عبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافر ہو جانے میں تمہارا ہی ضرر ہے۔

ف۲۲ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔

ف۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا۔

ف۲۴ آخرت میں ف۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔

ف۲۶ یہاں آدمی سے مطلقاً کافر یا خاص ابوجہل یا عتبہ بن ربیعہ مراد ہے

ف۲۷ اُسی سے فریاد کرتا ہے۔

ف۲۸ یعنی اس شدت و تکلیف کو فراموش کر دیتا ہے جس کے لیے اللہ سے فریاد کی تھی۔

ف۲۹ یعنی حاجت برآری کے بعد پھر بُت پرستی میں مبتلا ہو جاتا ہے

ف۳۰ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کافر سے۔

ف۳۱ اور دنیا کی زندگی کے دن پورے کر لے۔

ف۳۲ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت عمار اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں نازل ہوئی۔ فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رات کے نوافل و عبادت دن کے نوافل سے افضل ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے، اس لیے وہ ریا سے بہت دُور ہوتا ہے دوسرے یہ کہ دُنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں اس لیے قلب بہ نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے توجہ الی اللہ اور خشوع دن سے زیادہ رات میں میسر آتا ہے، تیسرے رات چونکہ راحت و خواب کا وقت ہوتا ہے اس لیے اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقت و تعب میں ڈالتا ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہوگا۔

ف٣٣ اس سے ثابت ہوا کہ مؤمن کے لیے لازم ہے کہ وہ بین الخوف و الرجا ہو اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کرکے عذاب سے ڈرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے دُنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا یہ دونوں قرآن کریم میں کفار کی حالتیں بتائی گئی ہیں قال اللہ تعالیٰ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ وقال تعالیٰ لَا یَایْــٴَـسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا

ف٣٣ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے

یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۠ ع ﴿۹﴾ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ

ہیں جو عقل والے ہیں تم فرماؤ اے میرے بندو جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو جنہوں نے

اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّى

بھلائی کی ف٣٤ اُن کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے ف٣٥ اور اللہ کی زمین وسیع ہے ف٣٦ صابروں ہی

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ

کو اُن کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی ف٣٧ تم فرماؤ ف٣٨ مجھے حکم ہے کہ اللہ کو پوجوں نرا اس کا

مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۙ﴿۱۱﴾ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ

بندہ ہو کر اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں ف٣٩ تم فرماؤ

اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف٤٠ تم فرماؤ میں اللہ ہی کو

مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ۙ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ

پوجتا ہوں نرا اس کا بندہ ہو کر تو تم اس کے سوا جسے چاہو پوجو ف٤١ تم فرماؤ پوری ہار انھیں جو اپنی

الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ

جان اور اپنے گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے ف٤٢ ہاں ہاں یہی کھلی

الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ

ہار ہے اُن کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور اُن کے نیچے پہاڑ ف٤٣ اس

ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا

سے اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو ف٤٤ اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو ف٤٥ اور وہ جو بتوں کی پوجا

الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ

سے بچے اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے اُنھیں کے لیے خوشخبری ہے تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں

ف٣٤ طاعت بجالائے اور اچھے عمل کیے۔

ف٣٥ یعنی صحت و عافیت۔

ف٣٦ اس میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ جس شہر میں معاصی کی کثرت ہو اور وہاں رہنے سے آدمی کو اپنی دینداری پر قائم رہنا دشوار ہو جائے چاہیئے کہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور وہاں سے ہجرت کر جائے۔

ع ١٥ ٩

شانِ نزول یہ آیت مہاجرینِ حبشہ کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اور اُن کے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اُس کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔

ف٣٧ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انھیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا اور یہ بھی مروی ہے کہ اصحابِ مصیبت و بلا حاضر کیے جائیں گے نہ اُن کے لیے میزان قائم کی جائے نہ اُن کے لیے دفتر کھولے جائیں ان پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دُنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انھیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے۔

ف٣٨ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف٣٩ اور اہلِ طاعت و اخلاص میں مقدم و سابق ہوں اللہ تعالیٰ نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو عمل قلب ہے پھر طاعت یعنی اعمالِ جوارح کا چونکہ احکامِ شرعیہ رسول سے حاصل ہوتے ہیں وہی اُن کے پہنچانے والے ہیں تو وہ اُن کے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اوّل ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ حکم دے کر تنبیہ کی کہ دوسروں پر اس کی پابندی نہایت ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کے لیے نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا۔

ف٤٠ شانِ نزول کفارِ قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے جو لات و عزیٰ کی پرستش کرتے ہیں اُن کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف٤١ یہ طریق تہدید و توبیخ فرمایا۔

ف٤٢ یعنی گمراہی اختیار کرکے ہمیشہ کے لیے مستحق جہنم ہو گئے اور جنت کی نعمتوں سے محروم ہو گئے جو ایمان لانے پر انھیں ملتیں ف٤٣ یعنی ہر طرف سے آگ اُنھیں گھیرے ہوئے ہے ف٤٤ کہ ایمان لائیں اور ممنوعات سے بچیں ف٤٥ وہ کام نہ کرو جو میری ناراضی کا سبب ہو۔

عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ

کو جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں ف۴۶ یہ ہیں جن کو اللہ نے

هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَیۡهِ كَلِمَةُ

ہدایت فرمائی اور یہ ہیں جن کو عقل ہے ف۴۷ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت

الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِی النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ

ہو چکی نجات والوں کے برابر ہو جائے گا تو کیا تم ہدایت دیکر آگ کے مستحق کو بچا لوگے ف۴۸ لیکن جو اپنے رب سے ڈرے

لَهُمۡ غُرَفٌ مِّنۡ فَوۡقِهَا غُرَفٌ مَّبۡنِیَّةٌ ۙ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۬ؕ

ف۴۹ ان کے لیے بالاخانے ہیں اُن پر بالاخانے بنے ف۵۰ اُن کے نیچے نہریں بہیں

وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخۡلِفُ اللّٰهُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی

مَآءً فَسَلَكَهٗ یَنَابِیۡعَ فِی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یُخۡرِجُ بِهٖ زَرۡعًا مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ

اُتارا پھر اس سے زمین میں چشمے بنائے پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی ف۵۱ پھر

ثُمَّ یَهِیۡجُ فَتَرٰىهُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَجۡعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى

سوکھ جاتی ہے تو تو دیکھے کہ وہ ف۵۲ پیلی پڑ گئی پھر اُسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے بیشک اس میں دھیان کی

لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۱﴾ ع اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوۡرٍ

بات ہے عقلمندوں کو ف۵۳ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ف۵۴ تو وہ اپنے رب کی

مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیۡ

طرف سے نور پر ہے ف۵۵ اس جیسا ہو جائیگا جو سنگدل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت

ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ

ہو گئے ہیں ف۵۶ وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔ اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب ف۵۷ کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے ف۵۸

تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِیۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَ

دوہرے بیان والی ف۵۹ اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور

ف۴۶ جس میں ان کی بہبود ہو ف۴۷ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید آئے اور اُن سے حال دریافت کیا انہوں نے اپنے ایمان کی خبر دی یہ حضرات بھی سُن کر ایمان لے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی فَبَشِّرۡ عِبَادِیۡ الآیہ۔

ف۴۸ جو ازلی بدبخت اور علمِ الٰہی میں جہنمی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں۔

ف۴۹ اور اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔

ف۵۰ یعنی جنت کے منازلِ رفیعہ جن کے اوپر اور ارفع منازل ہیں۔

ف۵۱ زرد سبز سُرخ سفید قسم قسم کی گیہوں جَو اور طرح طرح کے غلے۔

ف۵۲ سرسبز و شاداب ہونے کے بعد۔

ف۵۳ جو اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلیلیں قائم کرتے ہیں۔

ف۵۴ اور اس کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائی۔

ف۵۵ یعنی یقین و ہدایت پر حدیث۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سینہ کا کھلنا کس طرح ہوتا ہے فرمایا جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت ہوتی ہے صحابہ نے عرض کیا اس کی کیا علامت ہے فرمایا دارالخلود کی طرف متوجہ ہونا اور دارالغرور (دنیا سے) دُور رہنا اور موت کے لیے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا۔

ف۵۶ نفس جب خبیث ہوتا ہے تو قبولِ حق سے اس کو بہت دُوری ہو جاتی ہے اور ذکر اللہ کے سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہو جاتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ سے مومنین کے قلوب نرم ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے فائدہ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنا چاہیے جنھوں نے ذکر اللہ کو روکنا اپنا شعار بنا لیا ہے وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں نمازوں کے بعد ذکر اللہ کرنے والوں کو بھی روکتے ہیں اور منع کرتے ہیں ایصالِ ثواب کے لیے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی بدعتی بتاتے ہیں اور ان ذکر کی محفلوں سے نہایت گھبراتے اور بھاگتے ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

ع ۲ ۱۶

ف۵۷ قرآن شریف جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دلپذیر باوجودیکہ نہ نظم ہے نہ شعر نرالے ہی اسلوب پر ہے اور معنی میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفتِ الٰہی جیسی عظیم الشان نعمت کا رہنما ف۵۸ حسن و خوبی میں ف۵۹ کہ اس میں وعد کے ساتھ وعید اور امر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں۔

قُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ

دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں ف۶۰ یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے چاہے

مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ

اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں تو کیا وہ جو قیامت کے دن بُرے عذاب

الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ قِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾

کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا ف۶۱ نجات والے کی طرح ہو جائے گا ف۶۲ اور ظالموں سے فرمایا

كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا

جائے گا اپنا کمایا چکھو ف۶۳ ان سے اگلوں نے جھٹلایا ف۶۴ تو انھیں عذاب آیا جہاں سے اُنھیں خبر نہ تھی

یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ لَعَذَابُ

ف۶۵ اور اللہ نے انھیں دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا ف۶۶ اور بیشک آخرت

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا

کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۶۷ اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں

الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ

ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انھیں دھیان ہو ف۶۸ عربی زبان کا قرآن ف۶۹

ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ

جس میں اصلاً کجی نہیں ف۷۰ کہ کہیں وہ ڈریں ف۷۱ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ف۷۲ ایک غلام میں کئی

مُتَشٰكِسُوْنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ

بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے ف۷۳ سب

لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾

خوبیاں اللہ کو ف۷۴ بلکہ اُن کے اکثر نہیں جانتے ف۷۵ بیشک تمھیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے

ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

ف۷۶ پھر تم قیامت کے دن اپنے ربّ کے پاس جھگڑو گے ف۷۷

ف۶۰ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے، کہ ذکرِ الٰہی سے اُن کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں ف۶۱ وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہوگا جو اس کے چہرے کو بھونے ڈالتا ہوگا اس حال سے اوندھا کر کے آتشِ جہنم میں گرایا جائے گا۔

ف۶۲ یعنی اس مومن کی طرح جو عذاب سے مامون و محفوظ ہو۔

ف۶۳ یعنی دُنیا میں جو کفر و سرکشی اختیار کی تھی اب اس کا وبال و عذاب برداشت کرو۔

ف۶۴ یعنی کفارِ مکہ سے پہلے کافروں نے رسُولوں کو جھٹلایا۔

ف۶۵ عذاب آنے کا خطرہ بھی نہ تھا غفلت میں پڑے ہُوئے تھے۔

ف۶۶ کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسایا۔

ف۶۷ اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے۔

ف۶۸ اور وہ نصیحت قبول کریں۔

ف۶۹ ایسا فصیح جس نے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا۔

ف۷۰ یعنی تناقض و اختلاف سے پاک۔

ف۷۱ اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔ ف۷۲ مشرک اور موحد کی۔

ف۷۳ یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہوتا ہے کہ ہر ایک آقا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے، کہ کس کا حکم بجا لائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت و ضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کر کے اُسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اُسی سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا ہے اور مُشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اس نے بہت سے معبود قرار دیئے ہیں

ف۷۴ جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ف۷۵ کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

ف۷۶ اس میں کفار کا رد ہے جو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے انھیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لیے ہوتی ہے پھر انھیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے اس پر بہت سی شرعی براہین قائم ہیں۔

ف۷۷ انبیاء امت پر حجت قائم کریں گے کہ انھوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جہد بلیغ صرف فرمائی اور کافر بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اختصام عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مخاصمہ کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کرے گا۔